



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

مناز اور روزہ دین اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔

اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

او علیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

ا! الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

مناز بلاشبہ اسلام کا اہم ترین رکن ہے اور اس کے لئے قرآن حکم اور احادیث قدسی میں تاکید آتی ہے، مگر روزے کی قیمت بھی کچھ کم نہیں ہے۔ روزہ اگر صحیح معنی میں روزہ ہو اور اس طرح کہا جائے جس طرح اس کے رکھنے کا حکم ہے تو یہ انسان کو سرتاپا تقویٰ بنادیتا ہے اور یہ دیکھا جائے تو مناز اور روزہ اپنی اڑاؤ بینی کے اعتبار سے جداگانہ عبادتیں نہیں ہیں بلکہ ایک جی حقیقت کے دو پہلو ہیں۔ مناز کی حالت فاعلی ہے۔ حکم ہے کہ دربار خداوندی میں حاضری دواوراپنی روح جزئی کا برادر راست تعلق روح کی سے قائم کرو اور اس انداز سے کہ ایک مناز کے وقت سے دوسرا مناز کے وقت تک تم چاہے کسی کام کاچ، کاروبار، بخوبی سے وہنے سے میں لگے ہو مگر یہ تعلق نہیں پاتے۔ اگر دنیاوی کام کے دوران بھی اس تعلق کو قائم رکھو گے تو تمہارا یہ پورا وقت بھی عبادت میں شمار ہو گا۔ یہاں تک کہ رات کو جب یہند تتم پر غالب آجائے گی تو سونے کا وقت بھی اسی مدین شامل رہے گا اور روزے کی حالت انخلائی ہے اس میں حکم ہے کہ ان تمام چیزوں سے بچو جو تمہاری روح کی ترقی کی راہ میں حائل ہو سکتی ہیں۔ سجان اللہ! طیب حاذق نے علاج بھی تجویز کیا ہے اور ساتھ ساتھ پرہیز بھی بتایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ شفائے کامل اسی وقت ممکن ہے جب مریض علاج اور پرہیز دونوں پر عمل کرے۔ مناز کی حقیقت دو ایکی ہے اور روزہ پرہیز کی حقیقت رکھتا ہے۔ دوا اور پرہیز دونوں کی اہمیت اپنی اپنی جگہ ظاہر ہے۔ غوکار مقام کے کہ جو شخص روزے کی مشق سے اپنی جائز خواہشات کو بدلنے کے لئے اسے کیا مشکل پوش آنکھی ہے۔ یہی شان تقویٰ ہے جو روزے کی بدولت حاصل ہوتی ہے۔

روزے کی اہمیت کا اندازہ دنیا کے کامل ترین انسان کے عمل سے ہوتا ہے۔ مناز کے بعد جو عبادت رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھی وہ روزہ ہی تھا۔ آپ ﷺ اس کثرت سے روزے کر کرتے تھے کہ اہل خاندان، اور صحابہ کرام رحمتی اللہ عنہم بھی دنگ رہ جاتے تھے۔ سچ ہے اعلیٰ ترین روح کو پا کریں گے اور صفائی کے نمونے بھی ہر ترین بھی دکھانے تھے۔ دیکھنے والوں نے آنحضرت ﷺ کا یہ عمل دیکھا اور جس جس نے اس کو پناہیا اور اپنی مراد کو پہنچ کر رہا۔

روزے کے متعلق فرمان باری تعالیٰ

: سورۃ البقرہ آیات ۱۸۷، ۱۸۸ میں فرمایا

- اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا کہ تم تقویٰ حاصل کرو۔ (یہ) گفتگی کے چند دن ہیں۔ اس پر بھی جو کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دونوں میں تعداد پوری کردا ہے۔ (آیت ۱۸۷) اور جو لوگ ایسی عمر کو بیٹھنے کے ہوں کہ روزہ رکھنے پر قادر نہیں، یا ایسے مریض جن کے مرض میں روزے سے افاق کے اضافے کا خدشہ ہو۔ اور وہ استطاعت رکھتے ہو۔ ان پر (ایک روزے کا) بدلا ایک مسکین کا (عام) کھانا ہے۔ پھر جو کوئی خوشی سنکرے کرے (یعنی ایک شخص کے مجاہے و شکرانوں کو کھانا کھلادے) کھانے کی مقدار بڑھادے یا کوئی اور سلوک کرے تو اس کے حق میں اور بہتر ہے۔ اور اگر تم سوچو جو جس سے کام لوٹو بہتر تھا رے حق میں ہی ہے کہ تم روزے رکھو (اور روزے کی برکتوں سے مرحوم نہ ہو)۔ (آیت ۱۸۸) رمضان کا مینہ دو ہے جس میں قرآن ایسا لایا، جو سرتاپا بادیت ہے اور اس میں بدایت اور (حق و باطل میں) اقتیاز کے کھلے دلائل موجود ہیں۔ سوتی میں سے جو کوئی اس مینے کو پاتے اسے لازم ہے کہ اس کے روزے رکھے۔ اور جو کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دونوں میں تعداد پوری کر دے۔ اللہ تعالیٰ تھا رے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی (کامحالہ) نہیں (کرنا) چاہتا اور تمیں چل جائی کہ تم تعداد پوری کرو اور اللہ تعالیٰ کو توہنی کروتا کہ شکر گارہ بن جاؤ۔ (آیت ۱۸۵) اور جب میرے بندے آپ سے متعلق (یعنی میرے قرب اور بعد کی بابت) دریافت کریں تو آپ میرے بندوں سے میری طرف سے کہ جو کوئی پکارنے والا مجھ پکارتا ہے تو میں اس پکار کا جواب دیتا ہوں۔ پس چاہیے کہ وہ میرے احکام کی تعمیل کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں (اور اس بات کا یقین رکھیں کہ پکار خالی نہیں جائے گی) تھا کہ وہ صحیح راہ پر قائم رہیں۔ (آیت ۱۸۶) تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا جائز کیا ہو وہ تمہارے لئے نہ ممزدہ بیاس ہیں اور تم ان کے لئے نہ ممزدہ بیاس ہو۔ اللہ نے دیکھا کہ تم پرے آپ سے خیانت کر رہے ہیں تو اس نے تم پر رحمت سے توجہ فرمائی اور تمہاری یہ کیانست کی غلطی معاف کر دی تواب تم کو ان سے ملنے کی اجازت ہے اور اللہ نے جو تمہارے لئے لکھ رکھا ہے (یعنی اولاد جواز دو اپنی زندگی کا اصل مقصد ہے) اس کے طالب ہو اور کھاؤ یہ یہاں تک کہ فخر کی سفید دھاری (صح صادق) سیاہ دھاری (صح کاذب) سے نایاں ہو جائے، پھر رات تک روزہ پورا کرو۔ اور جب تم مسجد پر اعماق کر رہے ہو تو بیویوں سے نہ ملو، یہ اللہ کے (مقرر کردہ) خانطبے ہیں، پس تم ان حدود کے قریب بھی نہ چھٹکتا (بلکہ ان کی نگرانی پوری اختیاط سے کرنا) اللہ پرے (احکام کو لوگوں کے لئے اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے) جس طرح اس نے یہاں روزہ اس کے حدود و اوقات اور اعماق اور اس کے متعلقات کے احکام کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔ (آیت ۱۸۷)

خذ ما عندك يا والله أعلم بالصواب

